Subject: 3rd Saying of Jesus Christ on the Cross

تیسرا کلمہ

''اے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔''

محبت کا کلمہ

(یوحنا 19:25-27)

خُداوند یسوعؔ مسیح کی زبانِ اقدس سے اِرشاد ہوا یہ کلمہ بھی روشنی میں کہا گیا۔ یہ کلمہ فقط مقدس یوحنا رسول نے ہی قلمبند کیا ہے۔ اس کلمہ کو لے کر کئی دفعہ ابہام پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہت سارے سوالات پیدا کر کے لوگوں کو اُلجھایا جاتا ہے۔ آج ہم مختصراً اان پر بھی غور کریں گے۔ (25) آیت کو پڑھ کر بہت سارے ناقدین کا سوال ہے کہ مقدس یوحنا کے مطابق خُداوند یسوعؔ مسیح کی صلیب کے پاس چار خواتین اور ایک مرد کا ذکر ملتا ہے جبکہ مقدس متی رسول اور مقدس مرقس تین خواتین کا ذکر کرتے ہیں۔ اس طرح تو بائبل مقدس میں تضاد نظر آتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں بائبل مقدس میں کسی طرح کا کوئی تضاد موجود نہیں۔ بائبل مقدس کی کسی بات کے سمجھ میں نہ آنے کا مطلب تضاد نہیں بلکہ یہ انفرادی ناسمجھی قرار دی جاسکتی ہے۔ تضاد نہ پائے جانے کی مضبوط اور ٹھوس دلیل یہ ہے کہ یہ زندہ خُدا کا کلام ہے جو روح القدس کے وسیلہ ضبطِ تحریر میں لایا گیا ہے۔ انسان کے پیغام میں تضاد ہو سکتا ہے لیکن خُدا کے کلام میں ہر گز نہیں۔ اگر کوئی بائبل مقدس کے تعلق سے ایسی بات کرتا ہے تو گویا براہ راست وہ خُدا پر اِلزام لگاتا ہے کہ اس کا کلام درست نہیں جو کہ blasphemy یا توہینِ خُدا ہے۔

اب ہم غور کریں گے کہ بائبل مقدس اس سوال کا کیا جواب دیتی ہے؟

تین اور چار خواتین کے فرق کو واضح کرنے کے لئے کُچھ لوگ دلیل دیتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ جب مقدس یوحنا، خُداوند یسوعؔ مسیح کی ماں کو لے کر چلے گئے ہیں تو شاید ان دو مصنفین (متی اور مرقس) نے بعد میں منظر کشی کی ہے۔اس جواب کو واضح کرنے کے لئے میں بائبل مقدس کی مدد سے ایک چارٹ بنایا ہے جس سے بڑی آسانی کے ساتھ چیزوں کو سمجھ سکتے ہیں۔

چارٹ کی مدد سے سمجھیں۔

مقدس متی (متی 56:27)	مریم مگدلینی، یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم، زبدی کے بیٹوں کی ماں	فرق مقدسہ مریم کا نام شامل نہیں	خواتین کی تعداد 3
مقدس مرقس (مرقس 40:15)	مریم مگدلینی، چھوٹے یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم، سلومی	مقدسہ مریم کا نام شامل نہیں	3
مقدس یوحنا (یوحنا 25:19)	یسوعؔ کی ماں، مقدسہ مریم کی بہن مریم، کلوپاس کی بیوی، مریم مگدلینی	مقدسہ مریم کا نام شامل ہے	4

کتنا آسان ہے اس بات کو سمجھنا کہ مقدس متی رسول اور مقدس مرقس نے خُداوند یسوعؔ مسیح کی ماں مقدسہ مریم کے عِلاوہ خواتین کا ذکر کیا ہے تو ان کی تعداد تین ہے جبکہ مقدس یوحنا رسول نے مقدسہ مریم کا بھی تذکرہ کیا ہے جس کی وجہ سے تعداد چار ہے۔مقدس متی رسول اور مقدس مرقس کے لئے یہ بتانا ضروری نہیں کہ وہاں مقدسہ مریم بھی موجود ہیں کیونکہ یہ تو قابلِ فہم بات ہے مقدسہ مریم تو موجود ہی ہیں۔مقدس یوحنا بھی شاید ذکر نہ کرتے اگر یہاں مقدس یوحنا کا اپنا تذکرہ نہ ہوتا۔

کُچھ لوگ خُداوند یسوعؔ مسیح کی ماں یعنی مقدسہ مریم کی بہن اور مریم جو کلوپاس کی بیوی تھی کو ایک ہی سمجھتے ہیں جبکہ یہ درست نہیں۔اس confusion (اُلجھاؤ) کی وجہ حرفِ عطف، سکتہ یا ختمہ کی عدم

موجودگی ہے۔ جب ہم بائبل مقدس کے اُردو ترجمہ میں اس آیت کو پڑھتے ہیں (یوحنا19:25) ''اور یسوعؔ کی صلیب کے پاس اس کی ماں اوراُس کی ماں کی بہن مریم کلوپاس کی بیوی اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں،'' تو ہمیں یہاں نہ تو حرف عطف دکھائی دیتا ہے اور نہ ہی سکتہ (،) اور نہ ہی ختمہ (۔) جس کی وجہ سے سمجھنے میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔ یہ مسئلہ ہمیں صرف اُردو ترجمہ میں نظر آتا ہے لیکن یونانی متن میں ایسا نہیں ہے۔ یونانی گرامر میں ہوتا تو یوں ہے کہ اگر چار نام لئے گئے ہیں تو تین دفعہ حرفِ عطف بھی دکھائی دیتا ہے لیکن یہاں یونانی متن میں بھی نام چار ہیں لیکن حرفِ عطف دو ہیں۔ اب یونانی متن میں اس کی وجہ سے اُلجھاؤ نہیں ہے یونانی متن میں اس طرح مرقوم ہے Maria hey tou Klopa (Mary the wife of Clopas) (مریم جو کلوپاس کی بیوی ہے)۔ یونانی گرامر میں کلوپاس سے پہلے ایک آرٹیکل استعمال ہوا ہے (tou) اس کا مطلب ہے (of him/her) اردو میں اس کا مطلب ہے (اس کا یا اس کی)۔ لہٰذا یہ ملکیت کو ظاہر کرتا ہے اور اسے گرامر کی زبان میں (genitive) کہتے ہیں۔ اب اس طرح یونانی متن بہت واضح ہے کہ مقدسہ مریم کی بہن اور ہے یعنی وہ سلومی ہی ہے اور جس مریم کا ذکر کلوپاس کے ساتھ آیا ہے یہ اس کی بیوی ہے۔

مقدسہ مریم کی بہن کا نام سلومی ہے (مرقس 15:40)۔ صلیب کے پاس موجود چار خواتین میں سے تین کا نام مریم ہے یہ نام ان دِنوں بہت عام تھا۔ مردِ خُدا بُزرگ موسیٰ کی بہن مریم کی وجہ سے یہودی عام طور پر بیٹیوں کا یہی نام رکھتے تھے۔

میرے خیال میں دوسری وجہ زیادہ قابلِ قبول اور موثر نظر آتی ہے کہ یہ خواتین تین ہی تھیں لیکن مقدسہ مریم کا نام اس لئے Mention (بیان) نہیں کیا گیا کیونکہ وہ تو اس واقعہ میں شروع سے آخر تک موجود ہیں۔

صلیب کے نزدیک مقدس یوحنا اور اِن خواتین کی موجودگی اس بات کا اِظہار ہے کہ یہ خُداوند سے کتنی

محبت رکھتے ہیں ۔ یہاں صلیب کے پاس ٹھہرنا کسی موت سے کم نہیں۔ حقیقی محبت کا اندازہ ہی تب ہوتا ہے جب ہم کسی مشکل میں ہوتے ہیں۔ کُچھ لوگ ویسے بھی مسیح کے ساتھ تعلق صرف خوشحالی کے ساتھ چاہتے ہیں لیکن مسیح کی حقیقی تعلیم صلیبی سفر ہے۔صلیب کے بغیر منزل کا حصول ناممکن ہے۔ یہ شاگرد اور خواتین بہتوں کے لئے مثال بن گئے ہیں کہ کامل محبت خوف کو دور کر دیتی ہے۔

(26) آیت میں مرقوم ہے ''یسوؔع نے اپنی ماں اور اُس شاگرد کو جس سے محبت رکھتا تھا پاس کھڑے دیکھ کر ماں سے کہا کہ اے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔اس آیت کو لے کر بھی کئی سوال مسیحیوں سے کئے جاتے ہیں۔

خُداوند یسوؔع مسیح تو الٰہی شخصیت ہیں ان کے اندر کیوں دُنیوی اور جسمانی سوچ آئی ہے؟اور خُداوند یسوؔع مسیح کے اپنے خاندان یعنی باپ اور بھائی کہاں تھے؟

خُداوند یسوؔع مسیح اِلٰہی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ کامل اِنسان بھی ہیں۔ان دونوں ذاتوں کا امتزاج ہمیں خُداوند یسوؔع مسیح کی زندگی میں دکھائی دیتا ہے۔اپنی زمینی زندگی میں بھی اُنھوں نے اپنے اِلٰہی ہونے اور کامل اِنسان کے بہت سارے ثبوت فراہم کئے ہیں۔

خُداوند یسوؔع مسیح کی اپنی گفتگو،ان کا باپ (خُدا)،انبیائے کرام اور ان کے کام سب خُداوند یسوؔع مسیح کو بطور اِلٰہی ذات یا خُدا بیان کرتے ہیں۔اس سبب سے یہودی کہتے تھے (یوحنا 18:5) ''اس سبب سے یہودی اور بھی زیادہ اُسے قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے کہ وہ نہ فقط سَبت کا حکم توڑتا بلکہ خُدا کو خاص اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو خُدا کے برابر بناتا تھا۔'' مقدس یوحنا (56:8) میں بیان کرتے ہیں کہ اس سبب سے انہوں نے خُداوند یسوؔع مسیح کو مارنے کے لئے پتھر اُٹھا لئے۔

پھر اس کی پیدائش ایک عام اِنسان جیسی تھی اگرچہ وہ خُدا ہے۔اسے بھوک لگی (سامریہ میں سوُخار کے کنوئیں پر)،اسے پیاس لگی،وہ تھک گیا اسے آرام کی ضرورت تھی،اس کے آنسو بہے، گتسمنی باغ میں

عام انسان کی طرح وہ درد کو محسوس کرتا رہا۔ بطور اِنسان اس کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ دُنیا کے لئے کفارہ دے سکا۔ یہ خُدا کے عدل کا تقاضہ تھا (احبار 11:17؛ عبرانیوں 22:9)۔

چونکہ وہ اِلٰہی ذات ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامل انسان بھی ہے۔ جسمانی اعتبار سے وہ اپنی ماں کا پہلوٹھا بیٹا ہے۔ بمطابق شریعت اُنہوں نے پانچویں حکم کی تعمیل بھی کی ہے۔ (خروج 12:20) ''تُو اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا تا کہ تیری عُمر اُس ملک میں جو خُداوند تیرا خُدا تجُھے دیتا ہے دراز ہو۔'' خُداوند یسوعؔ مسیح صلیب پر سے اپنے جُملہ فرائض کی ادئیگی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ موجودہ دور کے لوگوں کے لئے خاص پیغام ہے کہ وہ اپنے ماں باپ سے منسلق اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ حوادا کریں۔

جسمانی بیٹا ہونے کے ناطے یہ خُداوند یسوعؔ مسیح کی ذمہ داری ہے کہ اپنے قانونی باپ کی عدم موجودگی میں ان کا اِنتظام کریں۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت مقدسہ مریم کے شوہر مقدس یوسف انتقال کر چکے تھے۔ خُداوند یسوعؔ مسیح کے بھائی بھی وہاں موجود نہ تھے۔ (یوحنا 5:7) ''کیونکہ اُس کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہ لائے تھے۔'' اپنی ماں کی ذمہ داری وہ کسی غیر ایماندار کو دینا نہیں چاہتے۔ اسی لئے یہ کام اُنہوں نے اپنے شاگرد کے سپرد کیا ہے۔

خُداوند یسوعؔ مسیح نے اپنی ماں کو اے عورت! کہہ کر کیوں مخاطب کیا ہے؟

اب یہاں پر مقدسہ مریم کے کہنے پر خُداوند یسوعؔ کا اپنی ماں کو ''اے عورت'' کہنے پر بہت سارے لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ادبی زبان نہیں ہے۔ اور یہ سب وہ لوگ ہیں جو جدید زبان کے ترازو میں اس کو تول رہے ہیں لیکن اگر ہم خُداوند یسوعؔ مسیح کے وقت رائج زبان کی بات کریں جس زبان میں یہ بات کی گئی ہے تو اُس زبان میں یہ لفظ Gunai خاص طور پر ادبی لفظ تھا جو کسی باعزت خاتون کو مخاطب کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

لوگ اعتراض کرتے ہیں عورت ترجمہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ بھائی کیوں نہیں کرنا چاہیے تھا۔ یہ بالکل

درست ترجمہ ہے۔ ہم صرف اس بات کو دُنیوی اعتبار سے دیکھتے ہیں لیکن خُداوند یسوعؔ مسیح اس کو Theologicaly دیکھ رہے ہیں۔ دیکھیں (پیدائش15:3)''اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کُچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔''

خُداوند یسوعؔ مسیح نہ صرف اپنی ماں سے مخاطب ہیں بلکہ وہ عہد کی اُس خاتون سے مخاطب ہیں جس کے لئے یہ پیش گوئی کی گئی تھی۔ دیکھیں وہاں بھی اس خاتون کو عورت کہا گیا ہے اور یہاں بھی عورت ہی کہا گیا ہے۔

اس کے علاوہ خُداوند یسوعؔ مسیح نے قانایِ گلیل میں پہلے معجزہ (یوحنا2باب) کے وقت بھی خُداوند یسوعؔ مسیح نے ''اے عورت ہی کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ یہاں ایک اور بڑی بات یہ ہے کہ خُداوند یسوعؔ مسیح مقدسہ مریم کو بتا رہے ہیں کہ اب ہم ایک نئے رشتے میں قائم ہو رہے ہیں۔ اور وہ رشتہ وہی ہے جس کا ذکر ہم نے خُداوند یسوعؔ مسیح کے 12 سال مکمل ہونے پر سیکھا تھا۔ خُداوند یسوعؔ مسیح اپنے آسمانی باپ کے تابع ہیں۔

اب مقدسہ مریم خُدا کے بیٹے سے مخاطب ہیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے خُداوند یسوعؔ مسیح اپنی ماں کو 30 سال کے بعد سے ایک عورت ہی کہہ کر مخاطب کرتے تھے کیونکہ تیسرے کلمہ میں بھی خُداوند یسوعؔ مسیح اپنی ماں کو اے عورت ہی کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔

اچھا حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ اُس وقت اُن کی ماں کو نہیں لگا کہ اُن کے بیٹے نے اُن کو بے ادبی سے بُلایا ہے اور نہ ہی وہاں پر کھڑے دوسرے لوگوں کو لگا ہے لیکن آج کے کئی نام نہاد عُلما کو لگتا ہے کہ وہ بے ادبی کے ساتھ مخاطب ہیں۔ بلکہ اُن کی ماں مقدسہ مریم اپنی بیٹے کی بات کو سمجھ گئی ہیں کہ وہ کیا بات کر رہے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ خُداوند یسوعؔ مسیح اب ماں اور بیٹے کے رشتے سے بڑھ کر اِس رشتے کو خُدا کی مرضی کے تابع لا رہے تھے۔ اُنہوں نے نہ صرف یہاں ایسا کیا بلکہ (متی 12، مرقس 3 اور لوقا 8) میں جب خُداوند یسوعؔ مسیح کی ماں اور بھائی اسے ملنے آئے۔

تو خُداوند یسوعؔ مسیح سے کہا گیا کہ تیری ماں اور تیرے بھائی تجھے ملنے کی غرض سے آئے ہیں تو اُنہوں نے کہا کہ میری ماں اور میرے بھائی تو یہ ہیں جو خُدا کا کلام سُنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔

کیا یہاں بے ادبی یا اپنی ماں کو ماننے سے انکار ہے ہرگز نہیں یہاں بات وہی ہے جو خُداوند یسوعؔ مسیح قانایِ گلیل میں کر رہے ہیں ترجیحات کی۔ اب یہ تو وہ سمجھیں گے جو بائبل مقدس کے دیگر حوالوں سے اس کا مقابلہ کریں گے نہیں تو یہی لگے گا کہ خُداوند یسوعؔ مسیح اپنی ماں کو تنگ کیا کرتے تھے۔

(لوقا 27:11) ''جب وہ یہ باتیں کہہ رہا تھا تو ایسا ہوا کہ بھیڑ میں سے ایک عورت نے پُکار کر اُس سے کہا مُبارک ہے وہ رحم جس میں تو رہا اور وہ چھاتیاں جو تو نے چُوسیں۔'' اُس نے کہا مگر زیادہ مُبارک وہ ہیں جو خُدا کا کلام سُنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔''

اب یہاں بھی بات یہ نہیں ہو رہی کہ میری ماں مبارک نہیں ہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ کیونکہ اس بات کو تو اُن کی ماں مقدسہ مریم خُود کہہ چُکی ہیں کہ دیکھ اب سے لے کر ہر زمانہ کے لوگ مُجھ کو مبارک کہیں گے۔ خُداوند یسوعؔ مسیح ہرگز یہ نہیں کہہ رہے بلکہ یہاں بھی ترجیحات کی بات ہو رہی ہے۔ اور جس تناظر میں بات ہو رہی ہے اُس کو ہمیشہ ویسے ہی سمجھیں۔